بسم اللہ الرحمن الرحیم
إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ۲۱ ظہور ۱۳۵۰ ہش ۲۱ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ اگست۔ اسلام آباد سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعاؤں میں مصروف رہیں۔

مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد سابق مبلغ مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ اگست بروز اتوار تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم قاضی محمد منیر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کورووال ضلع سیالکوٹ کا نواسہ اور مکرم مولوی حسن محمد صاحب سابق معلم اصلاح و ارشاد کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (آمین)

ضروری اعلان

فضل عمر گرلز ماڈل ہائی سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۴ تبوک/ستمبر بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح کھلے گا۔ اساتذات و طالبات وقت پر حاضر ہوں۔

(ہیڈ مسٹریس فضل عمر گرلز ماڈل ہائی سکول ربوہ)

ہفتہ اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ

تمام انصار بھائیوں کو ۲۰ سے ۲۷ ظہور/اگست ہفتہ اصلاح و ارشاد کے پروگرام میں پوری کوشش اور محنت اور مستعدی سے شامل ہونا چاہیئے۔ (مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک خدا تعالیٰ سے سچا تعلق نہ ہو کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی

پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ ہو

"خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی یہودیوں کو دیکھو کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں؟ یہی وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی نحن ابناء اللہ و احباءہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں۔ مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہوا؟ خدا تعالیٰ نے اسے سؤر اور بندر کہا۔ .... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکان ابوھما صالحا ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا؟ اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔ بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ اس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۱۰-۱۰۹)

جماعت احمدیہ کا ۸۰ واں سالانہ جلسہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷، ۲۸ فتح (مطابق دسمبر ۱۹۷۱ء) بروز اتوار، سوموار اور منگل منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بادِ جنوب جنت کی ہوا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ فِی الْجَنَّۃِ رِیْحًا بَعْدَ الرِّیْحِ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَھَا بَابٌ مُغْلَقٌ وَاِنَّمَا یَاْتِیْکُ الرَّوْحُ مِنْ خَلَلِ ذَالِکَ الْبَابِ وَلَوْ فُتِحَ ذَالِکَ الْبَابُ لَاَذْرَتْ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَھِیَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاَزْیَبُ وَعِنْدَکُمُ الْجَنُوْبُ"

(کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۷ - ۲۱۸)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ نے جنت میں ایک (خاص) ہوا کے سات برس بعد ایک (عام) ہوا بھی پیدا فرمائی۔ جنت کا ایک بند دروازہ ہے اور تیرے پاس اس دروازہ کے بیچ میں سے گزر کر بادِ نسیم آتی ہے۔ اور اگر یہ دروازہ کھول دیا جائے تو ارض و سما کے درمیان ہر چیز کو اڑا کر بکھیر دے۔ اس ہوا کا نام اللہ تعالےٰ کے حضور ازیب اور تمہارے یہاں باد جنوب ہے۔

تشریح:۔

یہ حدیث نبوی ہے جو بلیغ استعارات سے پُر ہے۔ بادِ جنوب کی تعریف و وصف میں وارد ہوئی ہے۔ باد جنوب جسے فصحائے عرب "السلامی" کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں (لطائف اللغۃ ص ۸۲) اپنے اندر متعدد خصوصیات رکھتی ہے چنانچہ "تاج العروس" میں لکھا ہے کہ باد جنوب خیر و برکت کا باعث اور درختوں کو بار دار کرنے کا موجب ہے اور ہر وقت چلتی رہتی ہے۔ اس کی ایک عجیب خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ سرزمین نجد میں سرد اور باقی تمام علاقوں میں گرم ہوتی ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے شعراء مثلاً امراء القیس اور عمر بن ابی ربیعہ کے کلام میں اس کی تندی اور تیزی کا جابجا ذکر ملتا ہے (ملاحظہ ہو مختار الشعر الجاہلی، دیوان عمر بن ابی ربیعہ)

باد جنوب کی ان خصوصیات کی روشنی میں جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نہایت پُر حکمت اور علم و دانش سے لبریز فرمانِ مبارک کا بغور مطالعہ کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے گھوڑے کو باد جنوب سے تخلیق کیا ہے۔ (کنز العمال) تو روح وجد کر اُٹھتی اور زبان پہ بے اختیار صلِّ علیٰ جاری ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ قرآنی محاورہ میں کسی چیز سے پیدا کئے جانے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ فلاں کی فطرت و طبیعت میں اس چیز کے خصائص و اثرات داخل ہیں جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (انبیاء ع ۳) یعنی انسانی طبیعت جلد باز واقع ہوئی ہے خَلَقَکُمْ مِنْ ضُعْفٍ (روم ع ۶) انسان کی فطرت میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

حدیث نبوی نے عین اس قرآنی محاورہ کے مطابق باد جنوب کو گھوڑوں کی پیدائش کا سرچشمہ اور منبع قرار دے کر ان کی حیرت انگیز خوبیوں اور محیر العقول کمالات سے پردہ اٹھاتے ہوئے تحقیق و تفحص کا ایک وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ حد یہ ہے کہ گھوڑے باد جنوب کی طرح نہ صرف خیر و برکت کا مسلمہ نشان اور اپنی مسلسل اور پیہم تیز رفتاری کے معرکوں میں اپنی مثال آپ ہیں بلکہ جس طرح جنوبی ہوا نجد میں ٹھنڈی اور خوشگوار اور باقی مقامات پہ گرم ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح نجد کے عربی النسل گھوڑوں کو دنیا بھر کے تمام گھوڑوں پر بالاتفاق واضح اور نمایاں برتری حاصل ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

(مرتبہ مولوی دوست محمد شاہد)

آبروئے وطن

ترے گلشن میں ہر برگِ گلِ تر ہے علم اپنا
سرِ عظمت تری دہلیز پہ ہوتا ہے خم اپنا

نچھاور تجھ پہ کرتے ہیں زباں اپنی قلم اپنا
کہ اہلِ فن میں قائم ہے فقط تجھ سے بھرم اپنا

تری پائندگی کا ایک جزوِ ناتواں ہم ہیں
ترے ہونے سے ہم زندہ نہ ہو تُو تو کہاں ہم ہیں

امیں ہیں تیرے رازوں کے ترے دل کا بیاں ہم ہیں
نہاں ہیں تجھ میں جب تک، ساری دنیا پہ عیاں ہم ہیں

نوائے چنگ سے پیدا صدائے جنگ ہوتی ہے
زمیں بھی آسمانوں کے کبھی ہمرنگ ہوتی ہے

ہماری جرأتوں پہ جب جسارت دنگ ہوتی ہے
عدو پر وسعتِ کون و مکاں بھی تنگ ہوتی ہے

ہماری منزلِ امن و اماں کی راہ میں آکر
لگا لی مُہرِ بربادی کسی نے اپنی قسمت پر

مٹیں گی دشمنوں کی بستیوں کی بستیاں اکثر
خدا محفوظ رکھے گا ہمارے ملک کا ہر گھر

وطن کی آبرو پہ جاں نثاری اپنا شیوہ ہے
ہر اک میلی نظر پر ضربِ کاری اپنا شیوہ ہے

غلامانِ نبیؐ کی پاسداری اپنا شیوہ ہے
بلباسِ فقر میں بھی تاجداری اپنا شیوہ ہے

رہے گا دور سرحد سے ہماری، دشمنِ شاطر
کہ ہم بھی جنگ کر سکتے ہیں نام و ننگ کی خاطر

نسیم سیفی ربوہ

ہر خادم کو اپنے سالانہ اجتماع شامل ہونے کی ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

مشرقی پاکستان میں بعض شرپسندوں کے ہاتھوں رونما ہونے والے افسوسناک واقعات کا تذکرہ اور نہایت قیمتی نصائح

از مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے

اسلام آباد - ۱۳ ظہور ۱۳۵۰ ہش - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے - الحمد للہ -

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی خاص فضل اور احسان ہے کہ پچھلے چند دنوں سے یہاں قریباً روزانہ بارش ہو جاتی رہی اور اکثر دن بھر مطلع ابر آلود اور ٹھنڈی ٹھنڈی، فرحت بخش ہوا چلتی رہی ہے اس پُر فضا اور خوشگوار موسم کا بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت پر خاطر خواہ اور خوشکن اثر پڑا ہے - احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم اسی طرح موافق رہے اور ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ الودود کو شفائے عاجل، صحت کاملہ اور درازیٔ عمر عطا ہو - آمین

مورخہ، ظہور کو شام کے وقت حضور ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے مقامی احباب کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے بھی بہت سے دوست تشریف لائے - جن میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر اور مکرم ملک عبدالسمیع خاں صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا بھی شامل تھے - حضرت اقدس شام سوا سات بجے جب باہر لان میں تشریف لائے تو آپ نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر قریباً ایک گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں بیش قیمت، خیال افروز اور شیریں کلمات سے متمتع فرمایا - آج کی اس مجلس علم و عرفان میں حضور نے زیادہ تر مشرقی پاکستان میں شرپسند اور ملک دشمن عناصر کے ہاتھوں رونما ہونے والے روح فرسا واقعات ان کے نتائج اور اصلاحِ احوال کے مختلف پہلوؤں پر نہایت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی - وطن عزیز کے اس انتہائی پیچیدہ اور نازک مسئلے پر مذہبی اور انسانی نقطہ نگاہ سے حضور کے پُر از حقائق اور روح پرور ارشادات (جن کے ایک ایک لفظ سے حضور کی حب الوطنی اور معاملہ فہمی، دینی بصیرت اور مومنانہ فراست کی جھلک نمایاں تھی) کا خلاصہ خاکسار اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا - ہمیں اپنے بنگالی بھائیوں اور ان کے مفادات سے ہمیشہ بڑی ہمدردی اور گہری دلچسپی رہی ہے - ہم ان کے جائز حقوق کا تحفظ ضروری سمجھتے ہیں - ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ وہ بھی ملک کی تعمیر و ترقی میں ہمارے دوش بدوش آگے بڑھیں اور اس کے ثمرات سے پورے طور پر بہرہ اندوز ہوں - مگر ان میں سے شرپسند عناصر نے خارجی اور داخلی محرکات کی بنا پر اپنے مطالبات کو جو شکل دی اور پھر ان کو منوانے کے لئے جس رنگ میں مظاہرہ کیا اس کا انسانی بصیرت اور شرافت سے بھی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے انہوں نے ناحق فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا کر قتل و غارت اور لوٹ مار کا جو بازار گرم کیا، اُسے کوئی عقلمند انسان، مہذب و متمدن معاشرت کا فطری اور جائز ردعمل نہیں کہہ سکتا - فرمایا انسان فطرتِ صحیحہ کا مالک ہے اس کی فطرت کا تو یہ حال ہے کہ اگر کسی کا پاؤں اتفاقاً دوسرے کے ننگے پاؤں پر پڑ جائے تو اس کی تکلیف کے احساس سے اس کے اپنے اعصاب کھنچنے لگتے ہیں لیکن کند چھری کے ساتھ نہتے اور معصوم انسان کی گردن کاٹ دینا اور پھر بھی اعصاب کا متاثر نہ ہونا بلکہ اس بربریت کو بہادری سمجھنا تو سراسر جنون کی علامت ہے حضور نے فرمایا اس جنون نے مشرقی پاکستان میں جو گل کھلائے ہیں وہ پاکستان کی تاریخ کا ایک ایسا المناک اور خونیں باب ہے جو ہماری آئندہ نسلوں کے لئے تازیانۂ عبرت کا کام دے گا -

حضرت اقدس نے فرمایا :- ہم اسلام کے اٹوٹ رشتہ اخوت میں منسلک آپس میں سب بھائی بھائی ہیں - یہ باہمی اخوت اور خیرسگالی کا جذبہ ہی تھا کہ یہاں خواجہ ناظم الدین صاحب محمد علی صاحب بوگرہ اور سہروردی صاحب جیسی سرآوردہ بنگالی شخصیتوں نے حکومت کی - مگر ان کے دورِ حکومت میں مغربی پاکستان کے کسی آدمی کے ذہن میں سرے سے یہ خیال پیدا ہی نہیں ہوا کہ مشرقی پاکستان ہم پر حکومت کر رہا ہے - سیاست کے نام پر لوگوں کے جذبات سے کھیلنا اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے بیج بونا تو دراصل قومی شیرازہ کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے - اس قسم کا انداز فکر جمہوریت اور پُرامن بقائے باہمی کے بنیادی اصولوں کے بھی منافی ہے - سیاسی زندگی اور اس کی کامیابی کا انحصار جذبات کی حدت سے الگ رہ کر عقل و دانش کی ٹھنڈک میں سوچنے اور بُردباری اور ضبط و تحمل سے کام لینے پر ہے وہ لوگ جن سے قوم کی قسمت وابستہ ہو اور جنہیں قوم کی رہنمائی کرنی ہوتی ہے - اُن کا جذبات سے کھیلنے کا تو کوئی مطلب ہی نہیں ہے - جس طرح جذبات کی گرمی میں شطرنج کی بازی نہیں جیتی جا سکتی اسی طرح سیاست کی بساط کو جذبات کے ساتھ جیتنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - پرانے بادشاہ شطرنج کے جواز کی ایک دلیل یہ بھی دیتے تھے کہ اس سے سوچنے کی عادت پڑتی ہے - چنانچہ بعض دفعہ وہ اس کی ایک چال چلنے میں پورا دن سوچنے میں لگا دیتے تھے - اگر شطرنج کی ایک چال چلنے میں دن میں کئی بار سوچا جا سکتا ہے تو جہاں قوم کی قسمت کا فیصلہ مقصود ہو وہاں ایک دفعہ نہیں بلکہ ہزاروں دفعہ سوچنا پڑتا ہے - ویسے جذبات بھی اپنے مقام پر اور اپنے دائرہ میں ہی تو مؤثر کردار ادا کرتے ہیں -

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ مقام حیرت و تاسف ہے کہ ہمارے بنگالی بھائیوں کی غیرت نے یہ کس طرح برداشت کر لیا کہ وہ مسلمانوں اور ان کے پیارے وطن کے دشمن سے ساز باز کریں اور اس سے محبت کی پینگیں بڑھائیں - ہماری قومی غیرت کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے ان گم گشتہ راہ بھائیوں کو بچانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں - ہماری جواں ہمتی کی آزمائش کا ایک بار پھر وقت آ گیا ہے - اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ عزم لے کر اٹھیں کہ ہم اپنے ان فریب خوردہ بھائیوں کو سسکیوں اور آہوں کی زندگی سے بچائیں گے -

حضور نے فرمایا اگر امریکی تاریخ کا وہ خونیں باب جو کم و بیش بارہ لاکھ نفوس کی قربانیوں سے رنگین ہے (جس میں بیرونی مداخلت کا عنصر شامل نہ تھا بلکہ تمام محرکات داخلی تھے) ابراہیم لنکن کو دستارِ فضیلت کا باعث بن سکتا ہے - تو کوئی وجہ نہیں کہ حکومت اس خطرناک داخلی جنون اور خارجی سازش سے نپٹنے کے اس مہتم بالشان کارنامہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یہ اعلان نہ کرے کہ چھ لاکھ تو کیا اگر ۲۰ لاکھ جانوں کی قربانی کی ضرورت بھی پڑی تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے اور شرپسند اور ملک دشمن عناصر کی جنونی اختراع یعنی نام نہاد بنگلہ دیش کے خواب کو شرمندۂ تعبیر نہ ہونے دیں گے - ہم اس جنونی کیفیات کے مطالبات پورے نہیں ہونے دیں گے کیونکہ یہ مطالبات جنون کی پیداوار ہیں ہمارے بنگالی بھائیوں کی فطرتِ صحیحہ کا مطالبہ نہیں ہے -

حضور نے فرمایا اگر ملک و ملت کے غداروں کو قرار واقعی سزا نہ دی جائے

تو اس سے ملکی امن و امان اٹھ جاتا ہے اسی لئے اسلامی شریعت نے بھی غدار کو کوئی پناہ نہیں دی۔ آنحضرت (صلعم) کے زمانہ میں ایک مجرم نے سزا سے بچنے کے لئے خانہ کعبہ کے غلاف کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا خانہ کعبہ یا اس کا غلاف کسی مجرم کو پناہ نہیں دیتا خود ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے تو اس کے ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔ حضور نے فرمایا۔ اب بنگالیوں میں سے اگر کوئی یہ سمجھے کہ اس کا مقام نعوذ باللہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اونچا ہے اور وہ ملکی قانون کی گرفت سے بالا ہے تو یہ اس کا دماغی خبط ہی ہو سکتا ہے۔ فرمایا جو شخص ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے اور بے گناہ جانوں کے لرزہ خیز قتل کا ذمہ دار ہو وہ نہ تو کسی رو رعایت کا مستحق ہے اور نہ کیفر کردار سے بچ سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا مسلمان قوم بڑی عالی ظرف اور وسیع القلب واقع ہوئی ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنا جانتی ہے۔ لیکن معافی کی صورت تو تب ممکن ہے جب کسی جرم کا ارتکاب کرنے والا اپنے فعل پر حقیقی معنوں میں شرمندہ ہو اور اپنی ندامت کا اظہار کرے اور توبہ و استغفار کو حرز جان بنائے اور اپنے قول و عمل سے رو بہ اصلاح ہونا ثابت کرے اس کے بغیر تو کوئی معافی نہیں ہے ویسے اللہ تعالےٰ تو قادر مطلق اور مالک کل ہے وہ جسے چاہے معاف کر دے لیکن قرآن کریم میں اس نے اصولاً معافی کو توبہ و استغفار یعنی عزم اصلاح کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کی اسی اصولی ہدایت اور حکیمانہ تعلیم پر عمل کرنے میں اس وقت ہمارے فریب خوردہ بنگالی بھائیوں کی اپنی بھلائی اور ملک کی سالمیت و یک جہتی کا راز مضمر ہے۔

حضور کا روح پرور سلسلہ کلام جاری تھا کہ راولپنڈی کے ایک دوست جو بدقسمتی سے جماعتی سرگرمیوں میں عملاً حصہ نہ لینے کی بناء پر کئی سال سے نظام جماعت سے کٹ کر رہ گئے تھے۔ کھڑے ہو گئے اور حضور کی خدمت بابرکت میں اظہار ندامت کرتے ہوئے تجدید بیعت کی درخواست کی۔ حضور نے اُن سے فرمایا اللہ تعالےٰ آپ کو معاف فرمائے۔ ہم تو ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ دل کا معاملہ تو اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ آپ تجدید بیعت کا فارم پُر کر کے بھجوا دیں۔ اس نیت سے کہ اب آپ نظام جماعت سے وابستہ رہیں گے اور اس کی عہد اری کو نباہنے کی پوری کوشش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے استغفار اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد یاد دلایا۔ جس میں حضور فرماتے ہیں حقیقی اور بزرگ استغفار یہ نہیں ہے کہ گناہ سرزد ہو چکا ہے اور اب اس کے ذریعہ اس کی تلافی ہونی چاہیئے۔ بلکہ اصل استغفار یہ ہے کہ انسان ضعیف البنیان اور کمزوری کا پتلا ہے اسے ہمیشہ استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ اس سے گناہ اور لغزش سرزد ہی نہ ہو جتنا زیادہ کوئی متقی یعنی اللہ تعالےٰ کے غصے اور ناراضگی سے ڈرنے والا اور اس کے پیار میں فنا ہوتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ استغفار کرتا ہے۔ اسی لئے استغفار کرنا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ آپ انسان کامل۔ محبوب خدا اور خاتم الانبیاء تھے اسلئے جتنی استغفار آپ نے کی ہے اتنی کسی نے نہیں کی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان پر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اشتراکیت ہی کو لے لیں یہ اپنی موجودہ شکل میں تو اس صدی کی مگر اپنی تھنکنگ (Thinking) کے اعتبار سے پچھلی صدی کی پیداوار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اس فتنے کا بھی مکمل توڑ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت چھوٹے چھوٹے معاشرتی مسائل تک بیان فرما دئے۔ یہاں تک کہ کھانے کے پُر حکمت آداب بھی سکھا دئے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤ۔ کچھ بھوک رہنے دو۔ فرمایا موجودہ زمانہ کے ڈاکٹروں نے ڈائٹنگ کی ادویہ بنا کر لوگوں کو اور بھی زیادہ مبتلائے آلام بنا دیا۔ چنانچہ اب بعض سمجھدار ڈاکٹر خود یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہی اصل ڈائٹنگ ہے

۹ ظہور (بروز پیر) حضرت اقدس مع دیگر افراد خاندان گیارہ بجے دن تفریح طبع کے لئے خانپور ریسٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ روانگی سے قبل حضور نے بعض دوستوں کو جن میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم عبد الرشید صاحب غنی لیکچرار ٹی آئی کالج شامل تھے۔ ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ حضور نے ازراہ شفقت ذرہ نوازی مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت اسلام آباد اور ان کے دو رفقاء کار مکرم محمد شفیق صاحب چغتائی اور مکرم شریف احمد صاحب کو بھی اس پکنک پارٹی میں شامل ہونے کا شرف بخشا۔ یہ خوش قسمت دوست بھی اپنے پیارے آقا کی معیت میں خانپور گئے اور دن بھر حضور کی بے تکلف اور روح پرور گفتگو سے متمتع ہوتے رہے خانپور کا زیر تعمیر ڈیم بڑا خوش منظر ہے۔ علاوہ ازیں وہاں کے خوشگوار موسم، خوبصورت اور پُر فضا ماحول سے حضور بہت محظوظ ہوئے آٹھ بجے رات حضور مع قافلہ واپس قیام گاہ پر تشریف فرما ہوئے۔

۱۱ ظہور۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شام کے وقت باہر تشریف لائے اور جملہ احباب کو ملاقات سے شاد کام فرمایا۔ حضور قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں مسلمانوں کی پُرجوش تحریک اور بے مثال قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کسی غیر ملک کا نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کرنا پاکستان کے خلاف ایک کھلی جارحیت کے مترادف ہے۔ اس سے قیام پاکستان کی بنیاد پر زد پڑتی ہے اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اعتماد میں لے کر دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

حضور نے فرمایا آجکل غیر ملکی پریس میں ہمارے خلاف جو من گھڑت خبریں شائع ہو رہی ہیں، ان کے پیچھے یہود کا سازشی ذہن کام کر رہا ہے۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ یہود نے ساری دنیا میں منظم سازشوں کا ایک جال پھیلا رکھا ہے ان کی خفیہ سرگرمیوں کی دستبرد سے کوئی ملک بھی محفوظ نہیں ہے۔ دنیا کے اکثر بڑے بڑے ملکوں کی اقتصادیات پر بھی انکا کنٹرول ہے۔ وہ جہاں اور جب چاہتے ہیں افراط یا تخفیف زر کا بحران کھڑا کر کے اس ملک کی اقتصادیات کو مفلوج کر دیتے ہیں۔ ان کے ہر شیطانی منصوبے کا توڑ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں پہلے سے بتا دیا ہوا ہے۔

حضور نے اپنے یورپ اور پھر گذشتہ سال افریقہ کے دورہ میں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے کئی نشان بیان کرتے ہوئے بتایا پریس کانفرنسوں میں اور کئی دوسرے مواقع پر بڑے بڑے عیسائی پادریوں منجھے ہوئے صحافیوں اور دانشوروں نے اُلٹے سیدھے سوالات کر کے بات کو الجھانے کی بہت کوشش کی مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہر موقعہ پر ایسا برجستہ جواب سمجھا دیا کہ وہ حیران رہ گئے۔ سفر کے مختلف مرحلوں پر غیر معمولی طور پر تسلی بخش انتظام ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ خود منتظمین حیران رہ گئے۔ سیرالیون میں ایک تقریب پر وہاں کے سابق نائب وزیر اعظم اور نہایت جوشیلے مقرر کے سپاسنامے کے جواب میں انگریزی میں گھنٹے بھر کی فی البدیہہ تقریر کا یہ اثر تھا کہ غیر احمدی مسلم زعماء نے اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ وہ خدا کے بڑے شکر گذار ہیں کہ اُس نے یہ تقریر سننے کے لئے انہیں زندہ رکھا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالےٰ کے پیار کی مظہر ہیں۔ ہمارے دل جذبات تشکر سے لبریز اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور رہنے چاہئیں۔ کیونکہ ہم تو بالکل لاشئ محض ہیں۔ ہماری کوششیں بڑی حقیر ہیں بایں ہمہ اللہ تعالےٰ کا اپنے پیارے ہمیں نوازنا اسباب کی دلیل اور ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ دنیا میں کچھ کرنا چاہتا ہے اور کرنا یہ چاہتا ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب ہو۔ دنیا اپنے خالق و مالک خدا کو ماننے لگے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ کر امن و آشتی سے سرفراز ہو

۱۲ ظہور۔ شام کے وقت حضور ایدہ اللہ باہر تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضور نے جملہ خدام کو جو آپ کے انتظار میں کھڑے تھے ازراہ شفقت ملاقات کا شرف بخشا اور تھوڑی دیر تک مکرم کرنل ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب سے بعض طبی امور اور قدرت کی طرف سے انسانی جسم کے ذرات کا کچھ سال کے بعد تبدیل ہوتے رہنے کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ اثنائے گفتگو میں حضور نے بتایا کہ گھٹنوں کے عضلات میں کھچاؤ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ رو بہ اصلاح ہے۔ فرمایا اب تو موسم بھی اچھا ہے۔ میری طبیعت بھی عموماً اچھی رہتی ہے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

137

زراعت کا ایک دلچسپ تجربہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جاپان کے ساحلی علاقہ میں ۵۰ میل لمبا ایک قطعہ ایسا ہے جو بالکل ریتلا اور صحرائی طرز کا ہے اور ٹوٹوری کے صحرا کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں تیز ہواؤں کی بدولت ریت کے تودے ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ موسم گرما میں درجہ حرارت ۱۴۰ درجہ فارن ہیٹ تک جا پہنچتا ہے اور ریت اس قدر تپنے لگتی ہے کہ اس پر پیدل چلنا قریباً ناممکن ہوتا ہے سردیوں میں تیز ہوائیں سمندر کی طرف سے چلتی ہیں۔ اور ریت کو اندرونی علاقوں میں اس قدر شدت سے منتقل کرتی ہیں کہ گاؤں کے گاؤں اس میں دب کر رہ جاتے ہیں۔ اگرچہ اس جگہ بارش کی سالانہ اوسط ۸۰ انچ ہے۔ لیکن پانی ریت میں جذب ہو کر نابود ہو جاتا ہے

بعض کسان کوشش بھی کرتے تھے کہ کسی طرح اس علاقہ میں کچھ پیداوار ہو لیکن پانی کی قلت کچھ پیش نہیں جانے دیتی تھی۔ ۵ مربع گز کو سیراب کرنے کے لئے کم از کم ۴۰۰ گیلن پانی روزانہ درکار ہوتا تھا اور لانا بھی بڑی دور سے پڑتا تھا اس لئے کون اس قدر مشقت برداشت کر سکتا تھا۔ غرض قدرتی حالات کچھ اس قسم کے تھے کہ شاید سینکڑوں سالوں سے وہ جگہ بالکل بنجر اور غیر آباد پڑی تھی لیکن آج انسانی ہنرمندی اور محنت و کاوش کے نتیجہ میں وہ سرسبز و شاداب ہے اور سونا اگل رہی ہے۔ یہ انقلاب کیونکر پیدا ہوا۔ اس کی داستان بڑی دلچسپ اور سبق آموز ہے۔

ٹوٹوری یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مسٹر ٹویاما کو گورنمنٹ کی طرف سے ایک سکالرشپ اس غرض کے لئے ملا کہ وہ پیکنگ (دارالخلافہ چین) جا کر باغبانی کا مطالعہ کریں ٹویاما کو شمالی چین میں یہ دیکھنے کا موقع ملا کہ چینی لوگ ریتلے علاقہ میں کھیتی باڑی کس طرح کرتے ہیں اس مشاہدہ اور مطالعہ سے اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ٹوٹوری کے علاقہ میں بھی کھیتی باڑی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہاں کی زمین کو کسی طرح قیام پذیر بنایا جا سکے اور مٹی کی نقل مکانی کو روکا جا سکے۔

چین سے واپس آنے کے بعد ۱۹۴۶ء میں اس نے ٹوٹوری کے صحرائی علاقہ میں ۱۰ مربع گز کا ایک قطعہ اپنے تجربات کے لئے منتخب کیا۔ سب سے پہلے اس نے قطعہ کے اطراف میں کیکر اور چیڑ کے درخت لگائے تاکہ وہ ہوا کا زور توڑنے میں ممد ہوں اور پودوں کے اطراف میں اس نے بانس کی ایک گھنی اور اونچی باڑ لگائی تاکہ ریت ادھر ادھر نہ اڑے۔ پھر تجربات کے ذریعہ اس نے معلوم کیا کہ محصور شدہ جگہ کو سیراب کرنے کے لئے کس قدر پانی اور مائع کھاد کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اس نے وہاں خربوزے اور ٹیولپ (لالہ شقائق) بوائے۔ یہ پودے نہ صرف پھلے پھولے بلکہ وہاں کے خربوزے گرم خانہ (گرین ہاؤس) کے خربوزوں کے مقابلہ میں زیادہ لذیذ تھے۔ اور فصل بھی نسبتاً جلدی تیار ہو گئی۔ ٹویاما نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس نے خربوزوں کی ایک ایسی قسم تیار کر لی جو خاصی منافع بخش تھی اور اس کی فصل پر گرم خانہ کے خربوزوں کے مقابلہ میں آٹھ گنا سے کم لاگت آتی تھی۔

پروفیسر ٹویاما نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ ریت میں جو بظاہر سقم اور خرابی پائی جاتی ہے۔ یعنی یہ کہ اس میں پانی ٹھہرتا نہیں بلکہ نیچے اتر جاتا ہے۔ اس خصوصیت سے ہی بعض کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اسکی بدولت بعض پودوں کی پرورش عمدگی سے کی جا سکتی ہے مثلاً انگور اور آڑو کے پودوں کے لئے بالکل ٹھیک ٹھیک مقدار میں نائٹروجنی کھاد کی ضرورت ہے اور یہ کھاد ایک مخصوص وقت پر ہی دی جانی چاہیئے اگر زمین خشک ہو (جیسا کہ عموماً لمبے عرصہ تک بارش نہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے) تو ضرورت سے زیادہ کھاد مٹی میں موجود رہے گی اور پودوں کو نقصان پہنچائے گی۔ اور اگر کھاد وقت پر نہ دی جائے اور اس میں تاخیر ہو جائے تب بھی پودوں کی نشوونما پوری طرح نہیں ہوتی۔ ریتلی جگہ میں کھاد کے جمع رہنے کا خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ مناسب کھاد اگر وقت پر دے دی جائے تو وہ نشوونما میں مدد دیتی ہے لیکن جڑوں کے قریب لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہتی کہ ان کو نقصان پہنچا سکے چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ ریتلے علاقہ میں جو آڑو اور انگور لگائے گئے وہ دوسری جگہ کے پھل کی نسبت کہیں بہتر تھے۔

اسی طرح سٹرابیری (STRAWBERRY) بھی ایسا پھل ہے جو ریتلے علاقہ میں بڑی عمدگی سے لگایا جا سکتا ہے۔ بہار کے ابتدائی ایام میں جبکہ دھوپ میں ابھی تیزی نہیں ہوتی ریت کی سطح کا درجہ حرارت نسبتاً بلند ہوتا ہے اور سٹرابیری کی فصل بڑی تیزی سے تیار ہوتی ہے اور دوسری مٹی میں بوئی ہوئی فصل کی نسبت پھل میں مٹھاس بھی زیادہ ہوتی ہے پھر عام مٹی کی نسبت ریتلی جگہ زیادہ نرم ہوتی ہے اور اس میں کنکر پتھر نہیں ہوتے اس لئے اس میں بوئے ہوئے رتالو اور مولیاں وغیرہ سخت مٹی کے مقابلہ میں شکل و صورت کے لحاظ سے زیادہ وضعدار اور خوبصورت ہوتی ہیں اور بازار میں ان کی قیمت زیادہ پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں ریتلی جگہ میں ترکاریوں کو زمین سے نکالنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی بڑی آسانی سے نکالی جا سکتی ہیں۔

دو سال کے قلیل عرصہ میں پروفیسر ٹویاما کے تجربات کا چرچا مقامی طور پر ہونے لگا ۱۹۴۸ء میں ٹوٹوری کے زراعتی ہائی سکول کے اساتذہ اور افسران کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی بعض اساتذہ تو اس تجربہ سے بہت خوش تھے اور پروفیسر ٹویاما کی حوصلہ افزائی چاہتے تھے۔ لیکن بعض قدامت پسند معترض ہوئے اور کہنے لگے کہیں ریت میں بھی کھیتی باڑی ہو سکتی ہے یہ سب فضول بات ہے ٹویاما ایسے لوگوں کی تنقید سے ذرا نہ گھبرایا اور اپنے تجربات میں پورے انہماک سے لگا رہا ۱۹۵۲ء میں تجرباتی طور پر وہ یہ ثابت کرنے کے قابل ہو گیا کہ ریت کے تودوں پر بھی بڑے پیمانہ پر کھیتی باڑی ہو سکتی ہے۔ اس نے ٹوٹوری یونیورسٹی کے متعلقہ افسروں کو اس تجربات کی روشنی میں اپنے نقطۂ نظر کا قائل کر لیا بڑے پیمانہ پر تجربات کرنے کے لئے یونیورسٹی نے امریکہ سے بارہ ہزار ڈالر کا آبپاشی کا ایک ایسا یونٹ منگوایا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے منتقل کیا جا سکتا تھا اور اسکے ذریعہ ساڑھے ۹ ایکڑ رقبہ میں کاشت شروع کی گئی۔ ٹویاما نے رفتہ رفتہ اس تجرباتی فارم کا رقبہ ۳۷ ایکڑ تک پہنچا دیا اور اس میں بڑی کامیابی سے فصلیں بوئی جانے لگیں

اس تجربہ کی کامیابی کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنے اپنے قطعات میں کاشت کے اس نئے طریقہ کو اپنانے کا فیصلہ کیا اس کام میں مزید سہولت اس طرح پیدا ہو گئی کہ وہاں کی میونسپلٹی اور حکومت نے مل کر ۳۸ لاکھ ڈالر کے سرمایہ سے وسیع علاقہ میں پانی چھڑکنے کا انتظام کر دیا یہ نظام ۱۹۶۷ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا اس کی بدولت ۲۸ لاکھ ٹن پانی ہر سال زیر زمین یا زمین سے اوپر لگے ہوئے پائپوں کے ذریعہ چھڑکا جانے لگا۔ اس نظام کی بدولت ۲۸۱۳ ایکڑ زمین سیراب ہونے لگی۔ اور ۳۱۹۳ گھروں کو پانی مہیا کیا جانے لگا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ساری کارروائی کا نتیجہ کیا برآمد ہوا۔ چھڑکاؤ کے نظام سے رتالو کی فصل دوگنی ہو گئی۔ اور تمباکو کی فصل میں ۳۰ فی صد اضافہ ہو گیا پھر آبپاشی میں جو وقت صرف ہوتا تھا اس میں بہت بچت ہو گئی۔ چھڑکاؤ کے نظام سے قبل اوسطاً ۶۰ گھنٹے فی ہفتہ آبپاشی پر صرف ہوتے تھے اب ۶½ گھنٹوں میں اتنا ہی کام ہونے لگا پھر جن لوگوں نے محنت اور استقلال سے کام لیا انہوں نے اپنی کاوش کا شیریں ثمرہ پایا۔ ٹوٹوری کے ایک کسان کے پاس سوا ایکڑ کا ایک ٹکڑا تھا شروع میں اس سے اس قدر شکر قندی اور ترکاری پیدا ہوتی تھی جو اس کے بال بچوں کی ضروریات کے لئے کافی ہوتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ اس کے پاس ۱½ ایکڑ زمین زیر کاشت ہے اور صرف تمباکو کی فصل سے وہ ۷۰۰۰ ڈالر سالانہ کماتا ہے۔ ایک اور شخص نے جو پہلے ٹریڈنگ فارم میں انسٹرکٹر تھا ریت کے ٹیلوں والی ساڑھے چار ایکڑ زمین میں تمباکو کی کاشت شروع کی اور مرغبانی بھی ساتھ ہی شروع کر دی۔ اس کی سالانہ آمدنی ترقی کرتے کرتے ۳۰ ہزار ڈالر تک پہنچ گئی۔ ایک زمانہ تھا جب اس کا آٹھ سالہ بچہ زمین میں اس کا ہاتھ بٹاتا اور ایک چھوٹی سی ہاتھ گاڑی میں زمین کی پیداوار کو اپنے بہن بھائیوں کی مدد سے چھ میل دور شہر میں لے جا کر فروخت کرتا تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ خاندان ایک دو منزلہ کنکریٹ کی عمارت میں رہائش پذیر ہے اور جیسا کہ اوپر ذکر ہوا تیس ہزار ڈالر سالانہ کماتا ہے۔

ان کامیاب تجربات کا ایک قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جگہ جو پہلے بنجر اور بے حیثیت تھی وہاں زمین کی قیمتیں دیکھتے دیکھتے چڑھنے لگیں ۲۰ سال قبل اس جگہ کی قیمت ایک ڈالر فی ایکڑ ہوا کرتی تھی اور اب ایک ایکڑ کی قیمت ۸۴۰۰ ڈالر ہے۔ زمین کو پائیدار بنانے کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹوٹوری صحرا کے بائیس ہزار ایکڑ رقبہ میں سے تیرہ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ زیر کاشت آ چکا ہے اور وہ جگہ جو پہلے ویرانہ تھی اب سبزہ زار میں تبدیل ہو چکی ہے بقیہ حصہ زمین کا اس لئے بچ رہا ہے کہ وہاں ہوا کا زور مزید توڑنے کے لئے جنگلات لگائے جائیں گے۔

مجلس انصار اللہ شہر و ضلع لائل پور کا سالانہ تربیتی اجتماع

مؤرخہ ۱۶ر جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد فضل میں زیر صدارت محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید منعقد ہوا جس میں شہر کے اراکین انصار اللہ کے علاوہ ضلع کی چالیس مجالس کے نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی ۵ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات کا درس دیا۔ آپ کے بعد مکرم شیخ نصیر الدین صاحب سابق مبلغ نائیجیریا۔ (نائب قائد تحریک جدید) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب قائد تعلیم نے تربیت اولاد کے متعلق تقریر فرمائی۔ آپ نے نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں۔ نیز آپ نے فرمایا اصل چیز دعا ہے ہر باپ کو اپنی اولاد کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کے بعد زعیم صاحب اعلیٰ لائل پور۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے رپورٹ کارگذاری (جنوری تا جون ۱۹۷۱ء) پڑھ کر سنائی۔ بعدہ ناظم صاحب ضلع۔ مکرم چوہدری احمد دین صاحب نے ضلع کی رپورٹ پیش کی۔ اور ضلع میں نئی مجالس کے قیام اور ہفتہ وار دورہ جات کی کارکردگی کا ذکر کیا۔

رپورٹ کے بعد مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے اپنے چند تازہ اشعار جو کہ لائل پور کے انصار اللہ کی بیداری کے بارہ میں تھے پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے دوسری تقریر ”برکات خلافت“ کے موضوع پر فرمائی۔

آخر میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آپ نے تحریک جدید کی وصولی کے بارہ میں خصوصی توجہ دلائی۔

عہد و دعا کے بعد اجلاس ۴½ بجے اختتام پذیر ہوا۔ خدا کے فضل سے حاضری اجلاس تقریباً چار صد نفوس پر مشتمل تھی۔

ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترمہ مریم بی بی صاحبہ بیوہ سیٹھ محمد الدین صاحب آف نواب شاہ (سندھ) مورخہ ۱۰ر اگست کو بوقت بارہ بجے دوپہر ۸۱ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں اور احمدیت سے سچا لگاؤ اور تعلق تھا۔ ایک لمبے عرصہ تک مرکز سلسلہ میں قیام پذیر رہیں۔ بیماری زیادہ ہوجانے کی وجہ سے نواب شاہ میں علاج کے لئے چلی گئیں۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ نماز جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مورخہ ۱۱؍۸ کو بعد نماز عشاء حسب ارشاد امیر صاحب مقامی محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین مقبرہ بہشتی میں ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

بشیر احمد پرویز کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک ۱۹۰۵ جس کی ۳۰ عدد رسیدیں کاٹی ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ گنجو چک ضلع گوجرانوالہ سے گم ہوگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ رسید بک پر کسی شخص کو کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو تو وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

ہفتہ اصلاح وارشاد

۲۰ سے ۲۷ر اگست تک منایا جارہا ہے

لہٰذا

۱۔ سب انصار بھائی اس نیک کام میں عملی طور پر حصہ لیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے کم از کم ایک گھنٹہ ہر روز صرف کریں۔

۲۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر اپنے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد سے حاصل کریں نیز ان کا تعاون حاصل کریں۔

۳۔ مجالس علمی مذاکرہ کا انتظام فرمائیں جس میں ہر صاحب ذوق کو شمولیت کی دعوت دی جائے۔

۴۔ سب اراکین روزانہ ایک نماز باجماعت اپنے حلقہ میں ضرور ادا کریں اور اس موقعہ پر گذشتہ کام کی رپورٹ پیش کرکے آئندہ کے متعلق ہدایات لے لی جائیں۔

۵۔ اس ہفتہ میں اجتماعی دعاؤں پر بھی زور دیں تا اللہ تعالیٰ اسلام کو جلد غالب کرے اور ہمارے وطن پاکستان کے لئے ترقی کے راستے کھولے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ایک مثالی رپورٹ

لائل پور کی ایک دیہاتی مجلس انصار اللہ نے تحریک جدید کے بارے میں اپنی مساعی اور ان کے نتائج پر ایک رپورٹ بھجوائی ہے۔ جو مثالی کہی جاسکتی ہے۔ دیگر مجالس کی راہنمائی اور مسابقت کی روح بیدار کرنے کے لئے اس رپورٹ کے مندرجات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مجلس ہذا کا ہر رکن تحریک جدید کا مجاہد بن چکا ہے۔

۲۔ مقرر کردہ ٹارگٹ (وعدہ جات) بھی پورا ہوچکا ہے۔ بلکہ بیس روپے ٹارگٹ سے بھی زائد ہوگئے ہیں۔

۳۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم حضور کی خواہش وارشاد کو پورا کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

احمدی اٹھ کہ وقت خدمت ہے ؛ یاد کرتا ہے تجھ کو رب عباد (کلام محمود)

اللہ تعالیٰ اس مجلس کے جملہ اراکین کو اجر عظیم سے نوازے۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ ”خالد“ ربوہ

ایک بلند پایہ علمی رسالہ ہے جو جماعت کے نوجوانوں کے لئے ہر ماہ قیمتی معلومات مہیا کرتا اور ان کو مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو یہ رسالہ خرید کر پڑھنا چاہیئے۔

سالانہ چندہ چھ روپے

مینیجر

میٹرک کے نتیجہ کے دس روز بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایر میڈیکل۔ نان میڈیکل آرٹس کا داخلہ شروع ہوجائے گا۔ (پرنسپل)

[خو]بصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ [دان]ت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔
چائنہ ڈینٹل سرس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت چھ صد گولیاں بیس روپے ۲۰/- ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۴ گول بازار کچہری بازار لائلپور فون نمبر ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۸-۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء (اخاء ۱۳۵۰ہش) بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات دی جا رہی ہیں تمام خواتین تک ان کا پہنچانا عہدیداران کا فرض ہے۔

(۱) کسی خاتون یا بچی کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر نہیں ہوگی اگر اس کے پاس صدر لجنہ اماء اللہ یا پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق نہ ہوگی خواہ وہ نمائندہ ہو یا زائر۔

(۲) ہر شہر قصبہ یا اور گاؤں کے لئے ضروری ہے کہ اجتماع میں اس کی نمائندگی ہو خواہ ایک ہی نمائندہ کیوں نہ وہاں سے آئے جس گاؤں میں تین احمدی خواتین موجود ہوں۔ ان میں سے بھی ایک کا آنا ضروری ہے۔ ان نمائندگان کے پاس صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چٹھی ضروری ہے۔

(۳) مقابلہ جات کی تفصیل سالانہ رپورٹ میں چھپی ہوئی ہے۔ ہر لجنہ کے پاس سالانہ رپورٹ کا ہونا ضروری ہے اگر ابھی تک نہیں منگوائی تو منگوا لیں۔ اور اس کے مطابق تیاری کروا دیں۔

(۴) اسی موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ اس کے ایجنڈا کے لئے تجاویز ۱۰ر ستمبر تک بھجوا دیں ورنہ بعد میں شامل نہ کی جا سکیں گی۔

(۵) تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہی بھجوا دیں

(۶) ممبری ناصرات اور اجتماع کے چندہ کو اپنے بجٹ کے مطابق جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اجتماع اکتوبر کی شروع تاریخوں میں ہونے کی وجہ سے ۳۰ ستمبر تک کا چندہ کا حساب شائع کر دیا جائے گا۔

(۷) مقابلہ جات میں ایک سے زائد لڑکی نہ لائیں۔ ورنہ شامل نہ کیا جائے گا۔

(۸) اگر کسی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے لجنہ کی کوئی نمائندہ شامل نہ ہو سکی زائرہ شامل ہو جائے تو اس کے قیام و طعام کی ذمہ دار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نہ ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم عبدالشکور صاحب بٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یوگنڈا کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت و تندرستی کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ (مرزا عبدالسمیع سٹیشن ماسٹر ربوہ)

۲۔ میرے والد صاحب محترم سید محمد لطیف شاہ صاحب سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ گھر میں فرش پہ گر پڑے جس کی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ مسلسل بیماری اور کمزوری کی وجہ سے یہ بیا صدمہ بہت حد تک ناقابل برداشت ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ معجزانہ رنگ میں انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مبلغ ایسٹ افریقہ حال ربوہ)

۳۔ خاکسار کا ہرنیا کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (حکیم قاضی نذر محمد۔ قاضی دواخانہ چک سپیشلٹی گوجرانوالہ)

۴۔ مکرمہ راشدہ بیگم صاحبہ (بنت چوہدری غلام احمد صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ) اہلیہ مجید احمد صاحب ابن منشی محمد صادق صاحب کے ہاں سرگودہا ہسپتال میں بذریعہ اپریشن لڑکی پیدا ہوئی جو بارہ گھنٹے کے بعد فوت ہو گئی۔ زچہ ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید جواد علی سابق مبلغ امریکہ)

۵۔ خاکسار کے والد بزرگوار سید اسلام خان صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نور الاسلام خان
محلہ دار الصدر غربی ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

تبلیغی علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں۔ الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ہیں۔
سالانہ چندہ صرف ۷/- روپے (مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

یکروزہ پٹھیاں چوزے لیمن کی خوراک کے ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یکروزہ پٹھیاں نمبر ۹۰ چن کر ۱/۰۰ ۳ روپے سینکڑہ
۳ فیصد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فیصد زائد۔ یکروزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ
(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

بیاض نور الدین رض
مکمل خوبصورت مجلد کے خواہشمند متوجہ ہوں۔
قیمت ۱۳/۵۰ روپے
شوکت بکڈپو گجرات

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

قابل فروخت
ایک مکان جس کی تعمیر ابھی ابھی مکمل ہوئی ہے قابل فروخت ہے ایک کنال زمین چھ سات رہائشی کمرے دو باورچی خانہ و دیگر لوازمات موجود ہیں۔ چھت ۷۰۰ ہے۔ دو خاندان بخوبی گزارہ کر سکتے ہیں کوٹھی نما مکان ہے۔ رحمت بازار ربوہ کے نزدیک ہے۔ خواہشمند دوست ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔ بجلی پانی سوئی گیس کی سہولتیں ہیں (حکیم خورشید احمد گول بازار۔ ربوہ)

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس پندرہ روپے ۱۵/-
نور نظر — اولاد نرینہ کیلئے — کورس پچیس روپے ۲۵/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از ۱۳ ظہور/اگست تا ۱۸ ظہور/اگست ۱۳۵۰ہش ۱۹۷۱ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آج کل پشاور تشریف رکھتی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مورخہ ۱۲ ظہور/اگست بروز جمعرات افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کر کے واپس وطن تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔

۴۔ امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کے امتحان کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت شاندار اور خوشکن رہا۔ سکول کی طرف سے ۱۴۹ طلباء سرگودھا سیکنڈری بورڈ کے امتحان میٹرک میں شریک ہوئے ان میں سے ۱۴۴ کامیاب ہوئے۔ گویا نتیجہ ۹۷ فی صد رہا۔ کیفیت کے لحاظ سے بھی یہ نتیجہ بہت اعلیٰ ہے کیونکہ ۶۱ طلباء فرسٹ ڈویژن اور ۷۵ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اور صرف ۸ طلباء کی تھرڈ ڈویژن آئی۔
عزیزم بشیر احمد بشر (جو کہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب بشر سابق مبلغ افریقہ کے بیٹے اور حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں) سکول کے طلباء میں اول آئے۔ انہوں نے ۷۲۸ نمبر حاصل کئے اس شاندار نتیجہ پر محترم ملک حبیب الرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر اور سکول کے دیگر اساتذہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

۵۔ ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات پورے اہتمام سے منائی گئیں۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید اور جملہ دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد ربوہ کی جملہ مساجد میں پاکستان کی ترقی اور استحکام اور کشمیر کی آزادی کے لئے اجتماعی رنگ میں دعائیں کی گئیں۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور دیگر عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے گھروں پر بھی پاکستان کے جھنڈے لہرائے۔

بقیہ صفحہ ۵

دریے بھی کچھ ریتلا ساحل بطور چراگاہ کے استعمال ہو رہا ہے۔

اگرچہ ٹوٹوری کے ریتلے ساحل اب سبزہ زار میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ لیکن پروفیسر ٹوبایا کا خیال ہے کہ یہ محض کام کا آغاز ہے۔ جاپان میں ریتلا علاقہ ۷ لاکھ ایکڑ سے کم نہیں۔ اس سب کو مندرجہ بالا طریق پر زیر کاشت لایا جا سکتا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ کرۂ زمین پر ۵ ارب ایکڑ زمین ایسی ہے جو خشک۔ بنجر اور ریتلی ہے۔ اگر اس سب جگہ پر کاشت کی جا سکے تو دنیا کا غذائی مسئلہ صرف اسی ایک طریق پر حل ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم نے کیا سچ فرمایا ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ قانون قدرت یہی ہے کہ انسان اپنی کوشش کا پھل پاتا ہے اور خدا تعالیٰ سچی کوشش کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ نپولین نے ایک دفعہ کہا تھا کہ ناممکن کا لفظ میری لغت میں سے نکال دو۔ اس کا مفہوم بھی یہی تھا کہ بہت سی بظاہر ناممکن باتیں کوشش۔ محنت اور دماغ سوزی سے ممکن ہو جاتی ہیں۔ پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ انسان چاند پر جا سکتا ہے لیکن محنت اور توجہ سے یہ ممکن ہو گیا۔ کوریا کی جنگ میں امریکی سپاہیوں کے لئے سمندر کی سطح پر سبزی ترکاریاں اگائی جاتی تھیں۔ غرض محنت اور توجہ سے ہر مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ سوائے ان امور کے جن کو خود خدائے ذوالجلال نے ممتنع قرار دیا ہے۔

ایک اور چیز جو اس تجربہ سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو غذائی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نسل کشی اور خاندانی منصوبہ بندی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ خدائے تعالےٰ کی قدرتوں کا غلط اندازہ کرتے ہیں۔ وہ تو زمین کے بارے میں فرماتا ہے۔ وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا (حم سجدہ آیت ۱۱) ہم نے زمین کو برکت دی ہے اور اس میں رہنے والوں کے کھانے پینے کے لئے ہر چیز کو اندازہ کے مطابق بنا دیا ہے۔ گویا زمین میں وہ استعدادیں رکھ دی گئی ہیں جن کے باعث حسب ضرورت وہ غذا پیدا کر سکتی ہے۔ اب ان استعدادوں سے کام لینے کے طریقے دریافت کرنا انسانی عقل اور کوشش پر چھوڑ دیا ہے تا کہ سعی اور جدوجہد کا سلسلہ جاری رہے۔ انسان فکری اور علمی لحاظ سے ترقی کرتا رہے اور اس میں شکرگزاری کا جذبہ بھی بار بار ابھرتا رہے۔ اور اسے یقین پیدا ہو کہ ایک خالق الکل خدا اس کارخانۂ عالم کو چلا رہا ہے۔

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سرگودھا

اعلان داخلہ برائے سال ۷۲-۱۹۷۱ء

مندرجہ ذیل شعبوں میں ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرز کے سال اول میں داخلہ کے لئے ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی۔ ۲۔ مکینیکل ٹیکنالوجی۔

داخلہ کے لئے کم از کم تعلیم منظور شدہ ثانوی تعلیمی اداروں سے میٹرک یا ثانوی درجہ کا امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔ امیدواروں کا انتخاب۔ صرف قابلیت کی بنیاد پر ہوگا۔ جس کی جانچ فزکس۔ کیمسٹری اعلیٰ ریاضی۔ ڈرائنگ۔ اور انگریزی کے مضامین میں کامیابی اندر حاصل کردہ نمبروں کی میزان سے کی جائے گی۔ ان میں سے کسی مضمون میں فیل شدہ امیدوار داخلہ کے قابل نہیں ہے۔ ٹیکنیکل/پائلٹ/انڈسٹریل سکول سے پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ کی کل ۸۵ نشستیں ہیں جن کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

۱۔ سرگودہا ڈویژن۔	۵۰ فی صد	
۲۔ پنجاب۔	۳۰ "	(جس میں ۳ نشستیں افواج پاکستان کے لئے مخصوص ہیں)
۳۔ پسماندہ علاقے اور آزاد کشمیر	۱۰ "	
۴۔ غیر نصابی سرگرمیاں۔ کھیل وغیرہ	۵ "	
۵۔ پولی ٹیکنک کے ملازمین	۳ "	
۶۔ مشرقی پاکستان	۲ "	

امیدواروں کا انتخاب صرف ان کی مخصوص نشستوں سے کیا جائے گا۔ درخواست کے مجوزہ فارم معہ پراسپکٹس وہدایات داخلہ انسٹی ٹیوٹ ہذا سے دو روپیہ کا کراس پوسٹل آرڈر زیر دستخطی کے نام بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائے جا سکتے ہیں۔

زیڈ۔ ڈی۔ بھٹی
پرنسپل

I.P.L 2003

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں نئے سال کا داخلہ یکم تبوک/ستمبر سے شروع ہو رہا ہے گورنمنٹ کا منظور شدہ چار سالہ کورس ہے۔ ہر سال بورڈ کی طرف سے امتحان لیا جاتا ہے۔ روشن مستقبل کیلئے میٹرک پاس طلباء کو بھجوائیں۔ تفصیل کے لئے کالج پراسپکٹس مفت طلب فرمائیں۔

پرنسپل

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

9969